سوال

(222)پیر مقرر کر کے اس کی بیعت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید کہتا ہے : انسان کو ضرور چاہیے کہ کسی اچھے پرہیزگار عالم کو اپنا پیر بنالے اس کے ہاتھ پر بیعت ہوجائے اور بکر کا خیال ہے کہ کوئی ضرورت نہیں پیر مقرر کرنے کی، پیر تو قرآن وحدیث ہے ہے اسی کو اپنا پیر بنالے ۔ کون حق بجانب ہے ؟ اور اللہ و رسول کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی شخص کو پیر بنانا اور اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا کسی مسلمان کے لیے بھی ضروری نہیں ہے ۔ پیری مریدی کے ضروری ہونے کی کوئی شرعی دلیل موجود نہیں ہے اور ہندوستان کی موجودہ پیری مریدی تو مسلمانوں کی اصلاح وتربیت اور دینی ودنیوی سربلندی وکامرانی کا ذریعہ بننے کے بجائے بالعموم صدقہ خوری اور نذرانے وصول کرنے کے غریب مریدوں کی جبیں خالی کرنے کا ذریعہ اور یورپیروں یک عیاسیی کا کامیاب وسیلہ ہے ۔ حکیم مشرق سر اقبال مرحوم نے سچ فرمایا ہے :

ہم کو تو میسر نہیں مٹی کا دیا بھی
گھر پیر کا بجلی کے چراغوں سے ہے روشن
شہری ہو، دہاتی ہو، مسلمان ہے سادہ
مانند بتاں پجتے ہیں کعبے کے برہمن
نذرانہ نہیں، سود ہے پیران حرم کا
ہر خرقۂ سالوس کے اندر ہے مہاجن
میراث میں آئی ہے انھیں مسند ارشاد
زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن!

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا یہ حکم ہے کہ ہر مسلمان صرف کتاب اللہ اور سنت صحیحہ کو اپنے لیے اسوہ بنائے ۔ آں حضرت ﷺ فرماتے ہیں : ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ (موطا)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الإمارة

صفحہ نمبر 425

محدث فتویٰ